بخاری کی شخصیت

پروفیسر محمد سلیم

حج کی چھٹیوں کے بعد یونیورسٹی آج دوبارہ کھل رہی تھی۔ میں حسب معمول ۷:۳۰ بجے گھر سے نکلا۔ گاڑی سٹارٹ کی اور عرفات روڈ پر ہولیا۔ ہماری یونیورسٹی میدانِ عرفات کے بالکل ساتھ ہے جب کہ ہم عرفات کی آٹھویں دائری روڈ سے یونیورسٹی جاتے ہیں۔ میری طبیعت بوجھل سی تھی۔ آج اس سڑک پر رش بالکل نہیں تھا۔ شاید میں تھوڑا جلدی نکل آیا تھا۔ سڑک ویران نظر آ رہی تھی۔ ایک عجیب سی ویرانی...... یہ ویرانی دل کے اندر بھی موجود تھی۔ تقریباً چھ کلومیٹر چلنے کے بعد میں اُس جگہ پہنچ گیا جہاں حج سے کچھ دن پہلے ہمارے عزیز ترین دوست کا حادثہ ہوا تھا۔ سید محمد ذوالکفل بخاری صاحب، ایک ایسے دوست جن کا نعم البدل کبھی نہیں ملنے والا۔ دماغ میں ایک بار پھر وہ ساری فلم گھوم گئی۔ یہ پراسرار سی سڑک جو بستی سے باہر نکلتی ہوئی چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں سے ہوکر عرفات کے میدان تک پہنچ جاتی ہے، اپنے اندر عجیب سی خاموشی لیے ہوئے تھی۔ کافی دنوں کے بعد میری آنکھیں پھر نم ہو رہی تھیں۔ مجھے میرا دوست یاد آ رہا تھا۔ ایک ایسا دوست جو کہ ایک مثالی انسان تھا۔

درویش صفت، سادہ لباس، ڈھیلی سی چال والا یہ شخص اپنے اندر ایک سمندر تھا۔ میں نے بخاری جتنا نرم مزاج انسان کبھی زندگی میں نہیں دیکھا۔ غصہ تو کبھی آتا نہیں تھا۔ کسی کا برا کرنا کبھی اچھا ہی نہیں لگا۔ مہمان نوازی تو خاندانی تربیت سے ملی تھی۔ موضوع دنیوی ہو یا دینی، جب بخاری بولتا تھا تو پھر کسی کے بولنے کی ضرورت نہیں رہتی تھی۔ کچھ دنوں پہلے طائف جانا ہوا۔ میرے دوست سجاد صاحب بھی ساتھ تھے۔ وہاں ایک جلسہ تھا۔ ہمیں یہ پتہ نہیں تھا کہ اُس دن کا سپیکر کون ہے۔ نہ بخاری نے ذکر کیا۔ تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد بخاری کو دعوتِ خطاب دی گئی۔ اُس دن مجھے اُس شخص کی خداداد صلاحیتوں کا اندازہ ہوا۔ بغیر رکے ایک گھنٹہ فی البدیہہ تقریر کی۔ کچھ ایسی باتیں بھی کر گئے جو صرف اہل دانش ہی سمجھ سکتے ہیں۔

انسان بڑا لالچی ہوتا ہے۔ ہماری نظروں سے بخاری اِس امتحان میں بھی بدرجۂ امتیاز پاس ہوا۔ درویشی طبیعت تھی۔ دولت کو کبھی خاطر میں بھی نہیں لایا۔ مہمان کے لیے سب کچھ لٹانے کو تیار ہوتے تھے۔ محدود سے وقت میں مکہ مکرمہ میں چاہنے والوں کی تعداد سیکڑوں میں ہوگئی۔ ہمارا ایک سعودی دوست ہے، عبداللہ مطرفی، ہمارے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھاتا ہے۔ کہنے لگا مکہ کی سرزمین جس سے محبت کرتی ہے اُس کو کھینچ کر لاتی ہے اور پھر اُسے کبھی نہیں جانے دیتی۔ یہی ہمارے دوست کے ساتھ ہوا۔ انتہائی مختصر وقت گزارا۔ مکہ نے اپنا مہمان بنا کر بلایا، اور پھر واپس کبھی نہ جانے دیا۔

انتہا درجہ صفائی پسند تھے۔ کچھ عرصہ فیملی کے بغیر تھے۔ ہم تین دوست ساتھ رہے۔ تقریباً روزانہ کچھ نہ کچھ دھلائی کا

کام ہوتا رہتا۔ حرم ہمیشہ نئے کپڑے پہن کر جاتے۔ پینٹ شرٹ کبھی اچھی نہیں لگی۔ مجھے یاد ہے کہ پچھلے سال جب ام القریٰ یونیورسٹی میں انٹرویو دینے آرہے تھے تو میں نے سختی سے کہا کہ بخاری پینٹ شرٹ پہن کر آنا۔ کہنے لگے اگر ضروری ہے تو کچھ انتظام ہوجائے گا۔ ویسے میرے پاس پینٹ شرٹ نہیں ہے۔

کسی کو بات سمجھانا بخاری پر ختم تھا۔ انتہائی دھیما لہجہ اور موثر گفتگو بخاری کی شخصیت کا خاصہ تھا۔ اگر دوسرے لوگ باتوں سے لوگوں کو زخم لگاتے تھے تو بخاری کی گفتگو اُن زخموں پہ مرہم کا کام کرتی تھی۔ وفات کے بعد احمد باجوہ نامی یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کہنے لگے:

> اُس شخص میں کوئی خاص بات تھی۔ میں نے اس کے چہرے پر کبھی پریشانی و ناراضگی نہیں دیکھی وہ ہر وقت مسکراتا رہتا تھا۔

کمال کی ذہانت اللہ کی طرف سے تحفہ تھا۔ لطیفے اِتنے یاد تھے کہ روزمرہ زندگی کے قدم قدم کی مخصوص صورتِ حال کے لیے مخصوص لطیفہ سنانا بخاری ہی کا کام تھا۔

بخاری آج ہم میں نہیں۔ لیکن اُس کی یادیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گی۔ یہ بخاری کی محبت تھی کہ ہم اُسے کوشش کے باوجود نہیں بھول پا رہے۔ ہم اپنی دعاؤں میں بخاری کو کبھی نہیں بھولتے۔ وہ ہمارے بہت نزدیک ہے۔ ہمارے دلوں میں بخاری زندہ ہے۔ جنت المعلیٰ میرے گھر سے صرف چند منٹوں کے فاصلے پر ہے جہاں بخاری ابدی نیند سو رہا ہے۔ اللہ اُسے اپنی رحمت کے سائے میں رکھے۔